احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
9- ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 201 | ہفتہ - 12 ربیع الثانی - 1416ھ ' 9 تبوک 1374 ہش ' 9 - ستمبر 1995ء

بیعت کی کیا غرض ہے

بیعت کرتے وقت فیصلہ کرلینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے۔ لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصلی غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے۔ جس سے ان فوائد اور منافعے کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کا نام توّاب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ طرف جُھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام توّاب ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔ انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں۔ یہ سب شامت اعمال ہی سے آتی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 142)

پاک نیتوں سے خرچ کرنے والوں کے اموال بڑھائے جاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(-) اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دو (-) وہ اسے تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہاری بخشش فرمائے گا۔ یہاں قرضہ حسنہ کی کیا بحث ہے؟ سوال یہ ہے کہ قرض خالی بھی تو کہا جاسکتا تھا لیکن قرضہ حسنہ کی اصطلاح خدا کو قرض دینے کے سلسلے میں کیوں استعمال فرمائی گئی؟ اصل بات یہ ہے کہ اللہ' جب بھی کوئی انسان اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو بسا اوقات دنیا میں اس کے مال بڑھا دیتا ہے اور بڑھاتا تو ہمیشہ ہے لیکن کبھی جلدی کبھی دیر کے بعد۔ بعض لوگوں سے یہ سلوک ہوتا ہے کہ وہ ادھر دیا ادھر مال میں برکت پڑ گئی۔ ادھر دیا۔ ادھر ایک چٹھی آگئی کہ تمہارا اتنا روپیہ پڑا ہوا تھا تو اس سے یہ حرص پیدا ہو سکتی ہے کہ چندہ دیتے وقت انسان بڑھانے کے خیال کو دل میں جما دے کہ اب نے چندہ دینا ہے ضرور بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیتے وقت اپنی نیتوں کو صاف رکھا کرو' اس میں بڑھانے کا تصور نہ رکھا کرو۔ خدا کی خاطر قربانی۔ اس کی رضا کی خاطر خرچ کیا کرو۔ یہ قرضہ حسنہ ہے اور جہاں تک اللہ کا تعلق ہے وہ تو بڑھاتا ہے ہی۔ تم قرضہ حسنہ دو گے تو وہ کون سا اتنا ہی تمہیں واپس کرے گا۔ خدا کی سنت یہ ہے (-) تم قرضہ حسنہ دو گے تو بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کا سامان کرے گا۔

اب اس میں ایک عجیب لطیف شرط داخل فرمادی یعنی بڑھانے کا وعدہ ان سے ہے جو قرضہ حسنہ دیں گے۔ جو حرص میں دیں گے ان کے ساتھ وہ وعدہ نہیں ہے بڑھادے تو اس کی مرضی ہے' مالک ہے' لیکن یاد رکھنا جو برکت والا وعدہ ہے کہ خدا تم پر فضل فرمائے اور بڑھائے گا وہ اسی صورت میں ہے کہ تمہارے دل میں حرص نہ ہو بلکہ اللہ کی محبت اور اس کی رضا کی خاطر قربانی ہو اور یہ قرضہ حسنہ ہے۔ قرضہ حسنہ میں قرض کا مفہوم بھی داخل فرمادیا اور یہ عجیب بات ہے کہ قرض کے دو ہی پہلو ہیں ایک وہ قرض ہے جس میں آپ ضرور کچھ نہ کچھ حرص رکھتے ہیں اور حرص کی وجہ سے بہت سے لوگ قرض دیتے اور بہت سے لوگوں کے قرض ضائع بھی چلے جاتے ہیں اور ایک وہ پہلو ہے کہ کوئی حرص نہیں بلکہ بعض دفعہ نقصان کا خطرہ ضرور پیش نظر ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات رہتا ہے اس کے باوجود دیتے ہیں۔ یہ جو دینا ہے یہ غیر معمولی اعلیٰ نیت کے سوا' پاک نیت کے سوا ممکن ہی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرض تو دینا ہے تم نے' یہ تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس کی خدا کو

باقی صفحہ 7 پر

انسان کا اپنا دل اس کے لئے آئینہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ مکرم ریاض احمد خان صاحب مربی سلسلہ سیرالیون لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ شازیہ خان بنت مکرم ممتاز احمد خان صاحب شاہجہان پوری کی شادی طارق احمد خان صاحب ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب آف اسلام آباد کے ساتھ ٹورانٹو کینیڈا میں 15- اگست 1995ء کو انجام پائی۔ اور مقامی ہوٹل میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ فہمیدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق جگر کی تبدیلی کے لئے ان کو بیرون ملک لے جایا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم صلاح الدین صاحب ڈرائیور بیمار ہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رفیع اللہ صاحب ٹیلیفون اپریٹر مکان نمبر 7/13 محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ کے بڑے بھائی مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 95-8-25 عمر 62 سال اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اگلے روز جنازہ بیت محمود میں مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے پڑھایا۔ قبرستان نمبر1 میں تدفین کے بعد مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔
آپ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے بھتیجے تھے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

9 تبوک 1374 ہش — 9 ستمبر 1995

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں۔

1 یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہوگئی ہے تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۔) میں نے جنّ اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں' وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔ پس اس دھوکا سے خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کا وقت آجاوے اور تم خالی کے خالی ہی رہو۔

2 یاد رکھو کلام الٰہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو کلام الٰہی پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں' لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے۔ اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے' یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا' تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔

3 میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں۔ بلکہ توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔

ہر کام جن کے کبر کی پہچان بن گیا
تقویٰ بھی دل کے دھوکے کا سامان بن گیا
کردار آدمی کے شرف کی دلیل ہے
کردار کے بغیر وہ حیوان بن گیا

ابوالاقبال

نام لے لے کے جی رہا ہوں میں
عشق کے جام پی رہا ہوں میں
معصیّت سے جو زخم لگتے ہیں
ان کو چُپ چاپ سی رہا ہوں میں

اس کے نام کا ورد ہے میرے جینے کا ہمراز
اس کی باتیں شام سویرے سانسوں کی دمساز
کھانا پینا چلنا پھرنا سب کچھ اس کے نام
میں کیا ہوں میرا ہر لمحہ اس کا ہے اعجاز

زندگی اس کی عطا ہے موت بھی سوغات ہے
کون کب تک کس طرح یہ سب اسی کے ہات ہے
اس کے ہو جانے سے پالیتے ہیں ہم دونوں جہاں
اور ہر لمحہ مسرّت کی حسیں بارات ہے

مجھ پہ ہاتھ اٹھانے والے سوچ کے ہاتھ اٹھائیں
ان کے حالی اور موالی ان کو کچھ سمجھائیں
میری پُشت پناہی کرنے والی ہے وہ ذات
جس سے ٹکّر لے کر سارے دشمن منہ کی کھائیں

میرے آنسو لے کر اپنے دل کی آگ بجھا لے
میرے ہاتھوں سے تُو اپنے زخموں کو سہلا لے
ساری عمر لگائے تُو نے ارمانوں کے ڈھیر
ایسا کون ملیگا تجھ کو جو ارمان نکالے

ابوالاقبال

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے۔ بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے۔ لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ایسی ایسی عظیم دعائیں اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں ہمارے لئے محفوظ کی ہیں کہ (اے اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کی دعا مانگنے والوں کے لئے تو موجیں ہوگئی ہیں۔ جتنا مشکل رستہ ہے اتنا ہی آسان ہو جاتا ہے۔ جب ہم انعام پانے والوں کی دعاؤں کا ذکر (کلام الٰہی) میں پڑھتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ وہ رستے آسان ہوئے کیسے تھے؟ تو اب سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے نے مجھ سے یہ دعا کی۔ میری ہڈیاں نرم پڑ چکی ہیں۔ میرا سر سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے (-) اے اللہ آج تک میں (تجھ سے) تیری رحمت سے مایوس نہیں ہوا۔ (-) میں اپنے بعد اپنے شریکے سے ڈر رہا ہوں کہ وہ پتہ نہیں ہم لوگوں سے کیا سلوک کریں گے (-) اور میری بیوی بانجھ ہے اس کا کوئی بچہ نہیں جو اس کی نگہداشت کر سکے' اس کے لئے کھڑا ہو سکے' اس کی حمایت کر سکے۔ یہ تنہا اس دنیا میں رہ جائے گی (-) مجھے اپنی جناب سے کوئی ولی' کوئی دوست عطا فرما۔ اور ولی کی دعا نے اس کی نیکی کی دعا بھی ساتھ ہی مانگ لی کیونکہ بد اولاد نیک لوگوں کی ولی نہیں ہوا کرتی۔ کیسی فصاحت و بلاغت ہے۔ حضرت زکریاؑ کی دعا' واقعی یہ جو کہتے ہیں کہ سنہری حرفوں سے لکھنے کے لائق ہے مگر سنہری حرف کیا چیز ہیں جس دعا کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں محفوظ کر لیا اس سے زیادہ روشن اور کوئی چیز' کوئی روشنائی اس کو ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رکھ سکتی۔ پھر کہا (-) کہ میں ایسی اولاد چاہتا ہوں جو میرا اور آل یعقوب کا ورثہ پائے اور یہ ورثہ نیکیوں کا ورثہ تھا۔ کوئی دنیاوی دولتوں کا ورثہ نہیں تھا (-) اور ایسا اس کو بنا جس سے تو راضی ہو جائے۔

اب جیسا کہ یہ دعا ہے' ظاہر ہے کہ یہ دعا یوں لگتا ہے کہ نامقبول ہو ہی نہیں سکتی' جس طرح اس کا مضمون اٹھایا گیا ہے' جس طرح اس کا آغاز کیا گیا ہے' پڑھتے پڑھتے انسان کا دل یقین میں ڈوب جاتا ہے' انسان کا دل بے اختیار گواہی دینے لگتا ہے کہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اس دعا کو نامنظور فرمادے چنانچہ اس کے معاً بعد یہ نہیں فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی' بلکہ بے ساختہ جواب دیا ہے کہ (-) اے میرے بندے ذکریا ہم تجھے ایک غلام کی خوشخبری دے رہے ہیں (-) اس کا نام یحییٰؑ ہوگا (-) اس نام کی کوئی مثال اس سے پہلے دکھائی نہیں دیتی۔ دنیا میں کبھی کسی نے اپنے بیٹے کا یہ نام نہیں رکھا جو آج ہم تمہیں دے رہے ہیں پس یہ ایک غیر معمولی بیٹا ہوگا اور بے مثال جیسا کہ خود ہوگا ویسا ہی اس کا نام ہوگا (-) اور اس کا نام یحییٰ ہے۔

اب یحییٰ نام کا تو مطلب ہے زندہ رہنے والا۔ یحییٰ نام کیوں رکھا گیا؟ حقیقت یہ ہے کہ اس میں ان کی شہادت کی بھی خوش خبری تھی۔ حضرت یحییٰؑ شہید ہوئے ہیں اور شہداء کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ زندہ ہیں اور لفظ حیؑ ان پر اطلاق پاتا ہے تم ان کو بے وقوفی سے مردہ سمجھ رہے ہو لیکن وہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے بعض حکمتوں کے پیش نظر حضرت زکریا کو جو اولاد سے محروم رکھا تھا ان حکمتوں کے پیش نظر ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اولاد سے محروم رکھا گیا اور ان حکمتوں کا تقاضا یہ تھا کہ یہ سلسلہ آگے نہ چلے کیونکہ یہ سلسلہ تبدیل ہونے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان حکمتوں کو تو تبدیل نہیں فرمایا لیکن دعا کو پھر بھی قبول فرما لیا اور حضرت یحییٰ کے متعلق فرمایا کہ وہ زندہ رہے گا۔ یہاں زندگی کی یہ خوش خبری ہے کہ جب تک تو رہے گا تو اسے زندہ دیکھے گا۔ جب تک تیری بیوی زندہ رہے گی وہ اس کو زندہ دیکھے گی اور تم دونوں کو اس بچے کی طرف سے کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔ تم دونوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی' بعد میں ہم اسے وہ ہمیشگی کی زندگی عطا کریں گے جو شہادت کے ذریعہ ہوتی ہے۔

پس دعاؤں پر اگر آپ غور کریں جو کلام الٰہی میں محفوظ کی گئیں ہیں تو عظیم الشان حکمتوں کے سمندر ہیں جو کوزوں میں بند کئے گئے ہیں اور دعائیں قبول کیوں ہوتی ہیں؟ اور کس وجہ سے ہوتی ہیں؟ وہ تمام باتیں وہ مصلحتیں بھی ان دعاؤں کے اندر مضمر ہیں' بظاہر نظر سے چھپی ہوئی ہیں لیکن اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ آ سکتی ہے۔ پس وہ والدین جو اپنے لئے ایسی اولاد کی دعا کرتے ہیں کہ جو محض ایک طبعی تقاضے کی دعا ہوا کرتا ہے کہ ہمیں بیٹا دے' ہمیں بیٹا دے۔ ہمیں بیٹا دے۔ کیوں دے؟ اس سے کوئی بحث ان کو نہیں ہوتی۔ نیک ہو یا بد ہو۔ اس سے ان کو کوئی بحث نہیں ہوتی وہ تو اپنے طبعی تقاضے کی وجہ سے بس اس تمنا میں مر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بے اولاد مرے جاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء کی دعائیں ہمارے لئے محفوظ رکھی ہیں۔ جن بزرگ خواتین کی دعائیں ہمارے لئے محفوظ فرمائی ہیں وہاں ہمیشہ ایسی اولاد کی تمنا کی گئی ہے جو نیک ہو' جو خدا والی ہو' جو بزرگوں کے ولی بننے کی اہلیت رکھتی ہو' اور جو اپنے بزرگ والدین کی نیکیاں ورثے میں پانے والی ہو۔ پس احمدیوں کو بھی جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اس جذبہ کے پیش نظر اسی سنت کے مطابق دعائیں کرنی چاہئیں' اور ہمیشہ نیک اولاد کی دعا کرنی چاہئے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں اس کے سوا اولاد کی جو دعائیں ہیں سب مردود اور دنیا کے قصے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اب ایک دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیان کر کے پھر میں سر دست اس مضمون کو یہاں ختم کروں گا' کیونکہ آج خدام کا اجتماع ہے اور' اور بھی یہاں بہت سے پروگرام ہونے والے ہیں۔ باقی مضمون (اگر اللہ نے چاہا تو) بعد میں جاری رہے گا۔

حضرت موسیٰؑ کی یہ دعا (کلام الٰہی) میں مذکور ہے (-) اے میرے اللہ میرا سینہ کھول دے۔ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔ اور جو فریضہ مجھ پر عائد فرمایا ہے اسے آسان کر دے داعیین الی اللہ جو خدا تعالیٰ کی راہ کی طرف بلانے کے لئے نکلتے ہیں ان کے لئے یہ دعا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس دعا کو ذہن میں رکھ کر اور اسی طرح یہ دعا کرتے ہوئے جس روح اور جذبے کے ساتھ حضرت موسیٰؑ نے یہ دعا کی تھی' اگر کوئی داعی الی اللہ وقت کے بڑے بڑے جابر کو بھی دعوت دینے کے لئے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کو شرح صدر عطا ہو گا۔ اس کی زبان کھولی جائے گی اس کی مشکلات آسان کی جائیں گی اور اس جابر کے خوف سے اس کو بچایا جائے گا۔ (-) کہ مجھ سے تو صحیح گفتگو نہیں ہوتی۔ میں تو تتلاتا ہوں اور اٹک کر بولتا ہوں۔ اور وقت کے' اس زمانے کے سب سے بڑے جابر کے پاس تیرا پیغام لے کر جا رہا ہوں تو تو ہی ہے جو میری زبان کی گرہ کشائی فرما اور اس گرہ کو کھول دے (-) اور ایسی فصاحت کلام عطا کر کہ جو میں کہوں گا اس کو خوب اچھی طرح وہ لوگ سمجھنے لگیں۔ صرف میں بات ہی نہ کرنے والا ہوں بلکہ وہ بات ذہنوں سے دلوں تک اتر جانے والی ہو اور وہ خوب اچھی طرح سمجھ رہے ہوں۔ پھر عرض کیا (-) لیکن میرے اہل میں سے ایک وزیر بھی میرا مقرر فرمادے۔ (-) یہ میرا بھائی ہارون ہے میں اس کی تجھ سے التجا کرتا ہوں (-) اس کے ذریعہ میرا بازو میری طاقت کو مضبوط فرما (-) اور میرے ساتھ جو تو نے نیکی کا معاملہ کیا ہے اس میں اس کو بھی شریک کر دے۔ پس دنیا میں تو انسان شریک نہیں چاہتا لیکن نیکیوں میں شریک چاہنے کی دعا ہمیں بتائی گئی ہے کہ یہ ایک ایسی دولت نہیں ہے کہ جس کو تم اپنے تک محدود رکھو اور دوسروں تک پہنچانے سے بخل سے کام لو۔ اس میں خدا تعالیٰ سے خود شریک مانگا کرو۔ (-) اے خدا یہ اس لئے ہو کہ ہم سب مل کر پھر تیری خوب تسبیح کریں۔ (-) اور خوب تیرا ذکر بلند کریں۔ (-) اے خدا تو ہمیں خوب دیکھ رہا ہے۔

اس دعا میں حضرت موسیٰؑ نے جو وزیر مانگا اس کی دلیل یہ دی کہ میں بول نہیں سکتا۔ اگرچہ یہ دعا بھی ساتھ کی اے خدا میری زبان کی گرہ کھول دے' مجھے بولنے کی طاقت عطا فرما اور صحیح بولنے کی طاقت عطا فرما میرا پیغام مخاطب خوب اچھی طرح سمجھ سکے اس کے باوجود اپنا ایک وزیر مانگا کیونکہ دل میں پوری طرح اطمینان نہیں تھا کہ میں اس حق کو ادا کر سکوں گا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں دعائیں قبول کر لیں۔ وزیر تو بنا دیا لیکن اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضرورت اس کی کوئی نہیں ہے اور بڑا دلچسپ مضمون پیدا ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے حکم دیا تو موسیٰؑ کی دعا کے نتیجہ میں دونوں کو حکم دیا کہا (-) اے موسیٰؑ اور اے موسیٰ کے بھائی! تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ اس نے بہت ہی سرکشی سے کام لیا ہے (-) اور تم دونوں اس سے بات کرتے ہوئے نرمی کی بات کرنا کیونکہ وہ دنیا کا ایک بہت بڑا انسان ہے اور سخت کلامی سے وہ بات سمجھ نہیں سکے گا۔

یہاں قولؐ لینؐ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ حقیقت میں یہ حضرت موسیٰؑ کی دعا کا جواب ہے حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا تھا (-) اے خدا! ایسی بات کہنے کی توفیق عطا فرما کہ وہ سمجھ جائیں پس قول لین کسی فرعون کے رعب کی وجہ سے نہیں ہے' اس کے خوف کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ انسانی فطرت کا یہ راز کھولا جا رہا ہے کہ جب تم بڑے آدمیوں سے بات کرو تو اگر تم اکڑ کر بات کرو گے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ تم خدا کے نمائندہ ہو' تمہیں نرمی کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو بات تو تم کر لو گے' اللہ تمہیں بچا بھی سکتا ہے لیکن پھر وہ بات سمجھیں گے نہیں۔ ایسے دنیا دار لوگ جو دنیا کی بڑائیوں کے نتیجہ مں اپنے آپ کو بہت اونچا سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ نرم بات سننے کے عادی ہوتے ہیں' نرمی کی بات ان پر اثر کر سکتی ہے' سخت بات اور اونچی بات سے وہ اور زیادہ بھڑک اٹھتے ہیں اور بدک جاتے ہیں۔ پس (-) کی یہ نصیحت دراصل (-) کی دعا کی استجابت کا ایک نشان ہے اسی کے نتیجہ میں یہ ہدایت فرمائی گئی ہے (-) اس طرح ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے کہ شائد وہ نصیحت پکڑے یا شائد خدا کا خوف اختیار کرے تو جب یہ دونوں پہنچے۔ دیکھیں یہاں ہر جگہ دونوں کو حکم دیا گیا ہے مثنیہ کے صیغہ سے۔ فرعون دونوں کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ موسیٰؑ کو مخاطب ہو کر اس نے کہا (-) اے موسیٰ تو بتا کہ تم دونوں کا رب کون ہے؟ فرعون بھی سمجھ گیا تھا کہ ہیں یہ دونوں ہی نمائندہ۔ مگر بڑا نمائندہ یہ ہے اس لئے میں اسی کو مخاطب ہوں گا اس کے بعد ساری گفتگو حضرت موسیٰؑ نے کی ہے۔ حضرت ہارونؑ ایک لفظ بھی نہیں بولے۔

(-) موسیٰؑ نے جواب دیا دونوں نے جواب نہیں دیا۔ (-) وہی ہمارا رب ہے جس نے ہر چیز کو خلقت عطا فرمائی ہے (-) پھر اسے ہدایت کے رستہ پر ڈال دیا پس دیکھیں کس لطافت اور باریکی کے ساتھ ساری دعا قبول ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ موسیٰؑ کو طاقت عطا کی جائے گی اسے کسی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد - ایم - اے

عورت کیلئے کوئی نہ کوئی پروفیشنل تعلیم کیوں ضروری ہے

ایک زمانہ تھا کہ عورتوں کو تعلیم دلانا کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ انہوں نے کون سی نوکریاں کرنی ہیں کہ انہیں تعلیم دلوائی جائے۔ بہت دریا دلی دکھائی تو کہا چلو اتنی تعلیم دلوادی جائے کہ اپنا نام لکھ سکے یا پھر خاوند کا اگر کوئی پتر آئے تو کسی غیر سے پڑھوانے کی شرم سے بچ جائیں۔ یہ حال ان لوگوں کا تھا جن پر عورت اور مرد دونوں پر تعلیم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا تھا اور یہاں تک زور دیا گیا کہ اگر چین بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ یہاں کوئی شرط نہیں لگائی گئی تھی کہ مرد کو تو اجازت ہے کہ وہ تعلیم کے لئے چین تک چلا جائے مگر عورت پر پابندی ہے یا یہ فرضیت مرد کے لئے تو ہے عورت کے لئے نہیں۔

اس زمانہ سے جب ابتدائی تعلیم تک بھی عورت کی رسائی مشکل سے ہوتی تھی زمانہ نے بہت سی کروٹیں بدلی ہیں۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ فی زمانہ عورت کے لئے صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ کسی نہ کسی پروفیشن کا سیکھنا کیوں ضروری ہی نہیں بلکہ لازم ہو گیا ہے۔ موجودہ دور میں Combined Family System دم توڑ چکا ہے۔ یہ اچھا ہوا یا برا ہوا یہاں اس کی بحث میں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ جو بھی چیز انسانی فطرت سے ٹکراتی ہے وہ زیادہ دیر چلا نہیں کرتی۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ عورت کے لئے خواہ وہ کنواری ہو۔ بیوہ ہو یا مطلقہ شادی ایک پسندیدہ امر ہے اور سوسائٹی بہت سے عوارض سے محفوظ رہتی ہے لیکن یہ بات بھی حقیقت ہے کہ موت و حیات اور حادثات انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ آپ ہرگز یہ گارنٹی نہیں دے سکتے کہ کوئی خاوند ہرگز جوانی کی موت نہیں مرے گا۔ یا وہ زندگی کے کسی حصہ میں معذور نہیں ہو سکتا کہ کمانے کے لائق ہی نہ رہے یا لڑکی کو کوئی مناسب کفو والا رشتہ بیس پچیس سال تک کی عمر تک ضرور مل جائے گا۔ یا میاں بیوی میں کبھی طلاق نہ ہو گی خواہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت خلع لے لے۔ اب آپ سوچیں کہ اگر یہ حالات پیش آ سکتے ہیں اور ہر روز ہمارے سامنے پیش آتے ہیں تو پھر ایسی بیوہ۔ مطلقہ یا معذور ہو جانے والے مرد کی بیوی جس کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں یا ایسی لڑکی جو مناسب رشتہ کے انتظار میں بٹھا رکھی گئی ہے اور اوپر سے والدین کے مالی حالات بھی اچھے نہیں ہیں آپ کیا علاج تجویز کرتے ہیں! ایک تجویز تو یہ ہو سکتی ہے کہ ایسی مستورات کو خواہ انہیں رشتہ پسند ہو یا نہ ہو کسی مرد کے خواہ اس کی پہلی بیوی بلکہ بیویاں اور جوان بچے بھی موجود ہوں کے پلے زبردستی باندھ دیا جائے۔

یہاں یہ امر بھی یاد رہے کہ ضروری نہیں کہ عورت بیوہ یا مطلقہ عین جوانی کی حالت میں ہی ہو اور اس کی اپنی کوئی اولاد بھی نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حادثہ اس کی زندگی میں اس وقت آئے جب وہ تیس پینتیس سال کی عمر کو پہنچ چکی ہو اور اس کے دو تین چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوں۔ آجکل نوجوان کنواری لڑکیوں کے رشتوں میں دقت کا سامنا ہوتا ہے کجا کہ بیوہ یا مطلقہ جس کی عمر تیس سے تجاوز کر گئی ہو اور پہلے خاوند سے اولاد بھی ہو اس کا رشتہ آئے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ادھر وہ بیوہ یا مطلقہ ہوئی اور ادھر رشتہ پر رشتہ آنے شروع ہو جائیں۔ کم از کم آجکل ایسا دیکھنے میں شاذ ہی نظر آتا ہے بلکہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی حالت میں لڑکی دوسری شادی کرنے سے گریز کرتی ہے کہ میری پہلی اولاد کا کیا بنے گا۔ پھر دوسرا پہلو کہ اگر عورت کا خاوند عین جوانی میں معذور ہو جاتا ہے اور اس کے ایک دو بچے بھی ہوں تو وہ کیا کرے! کیا وہ خاوند سے خلع لے لے کہ وہ اسے Support کرنے کے اہل نہیں رہا؟ بچے چھوٹے ہیں اور ابھی خود کمانے کے لائق نہیں ہوئے۔ تیسری صورت ہے کہ جوانی گزری جا رہی ہے اور کوئی مناسب۔ کفو والا رشتہ نہیں مل رہا۔ کیا آپ تجویز کریں گے کہ اس لڑکی کو جو بھی بر ملتا ہے جو کسی بھی لحاظ سے اس کا اہل نہیں۔ نہ تعلیمی لحاظ سے۔ نہ کفو کے لحاظ سے۔ نہ کمانے کے لحاظ سے پھر بھی اس لڑکی کو جہنم کی زندگی میں دھکیل دیا جائے۔ اور مناسب رشتہ کا انتظار نہ کیا جائے اور اس انتظار کے عرصہ میں لڑکی اور اس کے والدین کو کیا کرنا چاہئے۔ یہ سب ہمارے معاشرتی مسائل ہیں۔ ہم ان سے کس طرح آنکھیں بند کرکے بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند کرکے بیٹھ جائیں تو پھر وہی حشر ہو گا جو اس شخص کا ہوتا جو آتش فشاں پہاڑ جو پھٹنے کے عین قریب ہو کے دہانے پر بیٹھا ہو۔

اس مشکل سے صرف ہمارا معاشرہ ہی دوچار نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ تک کے معاشرہ میں جہاں عورت بظاہر مکمل آزاد ہے کو بھی درپیش آ رہا ہے۔ اس کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ عورتوں کو نہ صرف تعلیم کے زیور سے آراستہ کرو بلکہ اسے کسی نہ کسی Profession میں بھی تربیت دی جائے۔ یہ آپ کا اپنا نقطہ نظر ہے کہ کون سے پیشہ میں تربیت دینی بہتر رہے گی کیونکہ آجکل کی دنیا میں حتیٰ کہ پاکستان جیسے معاشرہ میں بھی اب زندگی کے تمام شعبوں میں عورت مرد کے شانہ بشانہ حصہ لے رہی ہے کوئی شعبہ زندگی ایسا نہیں جس کے دروازے محض جنس کی بنا پر ان پر بند ہوں۔ میں اس کے حسن و قبح کی بحث میں اس وقت نہیں پڑنا چاہتا صرف ایک حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ مجھے بہت سے ایسے Cases کا علم ہے جہاں بیوہ یا مطلقہ عورتیں معاشرہ میں ایک قابل احترام پوزیشن کی مالک ہیں اور یہ صرف اس لئے ہو سکا کہ انہوں نے شادی سے پہلے کسی ایک Profession میں تربیت حاصل کی ہوئی تھی اور اپنی زندگی میں اس حادثہ کے بعد وہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں ورنہ دوسروں پر بوجھ بن کر رہ جاتیں جو شاید ان کی عزت نفس قبول کرنے کو بھی تیار نہ ہوتی۔ یہ نہیں کہ وہ شادی کرنے سے بالکل ہی انکاری ہیں بلکہ ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جب کوئی مناسب رشتہ آئے گا وہ ضرور اس پر غور کریں گی مگر محض نان نفقہ کی خاطر ہر وہ ایرے غیرے سے شادی جیسے بندھن میں بندھنے کو تیار نہیں۔ اسی طرح خاوند کے معذور ہو جانے کی حالت ہے یا وقتی لیکن لمبی بیماری کی کیفیت سے دوچار ہونا ہے اور خاص طور پر جب بچے بھی چھوٹے ہوں تو ایسی حالت میں عورت نے اگر کوئی پیشہ ورانہ تربیت حاصل کی ہو مثلاً نرسنگ ہے یا ٹرینڈ ٹیچر کا کورس کیا ہو تو وہ وقتی ملازمت اختیار کرکے اس عرصہ کو بخوبی نہ بھی سہی بہت حد تک سہارا دے سکتی ہے جو کہ اگر وہ معمولی خواندہ ہوتی یا میٹرک تک بھی تعلیم یافتہ ہوتی مگر اس کے پاس کوئی ہنر نہ ہوتا تو ایسی صورت میں وہ صرف لوگوں کی امداد پر ہی رہ سکتی تھی اور اس کے لئے کوئی دوسری صورت میسر نہ ہوتی۔ تعلیم کے ساتھ ہنر کا ہونا از حد ضروری ہے خواہ وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق سلائی۔ کڑھائی۔ سینا پرونا۔ لباس کی کٹنگ جیسے ابتدائی ہنروں میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ آجکل تو کمپیوٹر کا نیا شعبہ آ گیا ہے۔ مجھے اس دفعہ ملائشیا جانے کا اتفاق ہوا وہاں شاید ہی کوئی مسلمان لڑکی ہو جو اپنے خاندان کو پردے میں رہتے ہوئے Support نہ کرتی ہو۔ یہاں تک کہ میں نے مسلمان لڑکیوں کو Highways پر ٹول ٹیکس لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہی حال ایران کا ہے۔ نیز وہ کونسا شادی شدہ جوڑا ہو گا جسے اپنا معیار زندگی بہتر بنانے کا شوق نہ ہوتا ہو۔ یہ ایک فطرتی جذبہ ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر خاوند کی اتنی آمد نہ ہو جس میں وہ دونوں اور پھر دو تین بچے بہتر زندگی نہ گزار سکتے ہوں اور اگر حالات اجازت دیتے ہوں تو وہ کونسا امر ہے جو بیوی کو بھی گھر کی آمد بڑھانے میں روک بن کر کھڑا ہو جائے۔ کوئی آپ کو مجبور بھی نہیں کرتا۔ اگر آپ غربت کی زندگی میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو ایسی تعلیم دلوا رہے ہیں جو ان کا پیدائشی حق ہے تو یہ آپ کا اپنا معاملہ ہے لیکن بہتر زندگی گزارنے کے لئے اگر بیوی کو بھی مناسب حد تک کام کرنا پڑے اور اس سے ازدواجی زندگی متاثر نہ ہوتی ہو تو پھر اس پر کسی کو اعتراض بھی نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہ ایک احسن بات ہے۔ ازدواجی زندگی متاثر ہونے سے بعض لوگ یہ بھی مطلب لیتے ہیں اور یہاں تک چلے جاتے ہیں کہ انہیں توے سے اتری گرم گرم روٹی نہیں ملتی اس لئے وہ بیوی کی ملازمت کے خلاف ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی ترجیحات کیا ہیں اگر آپ کی زندگی میں توے سے اتری گرم گرم روٹی ہی سب سے بڑی ترجیح ہے تو آپ سے کون بحث کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بہتر معاشی زندگی اور بچوں کی بہتر تعلیم آپ کی ترجیحات ہیں تو پھر آپ کو کچھ نہ کچھ قربانی تو ضرور دینی پڑے گی۔ لیکن میں اسے بھی مانتا ہوں کہ گھر کا امن اور سکون (میاں اور بیوی دونوں کے لئے یکساں) سب سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر آسائش کیا تعیش کے سامان بھی ہیچ ہیں۔ دوسری بات جو بہت اہم ہے وہ اولاد کی تربیت ہے۔ بیوی کو کوئی ایسی ملازمت یا پیشہ ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہئے جس سے گھر کا امن اور بچوں کی تربیت پر برا اثر پڑتا ہو۔ اگر آپ ملازمت کریں بھی اور گھر میں سکون نہ ملے اور اولاد جس کے لئے والدین کیا کچھ برداشت نہیں کرتے اس کی صحیح تربیت نہ ہو سکے تو پھر کیا ملا؟ سب کچھ کیا کرایا غارت گیا۔ یہ باتیں سوچ سمجھ کر باہمی رضامندی سے کرنے والی ہوتی ہیں اگر مرد اسے اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائے اور عورت اسے محض اپنی سوشل پوزیشن بنانے کے لئے استعمال نہ کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ دونوں آپس میں مل بیٹھ کر کوئی راہ نہ نکال لیں۔ لیکن پھر بھی عورت کو موجودہ دور میں ہر آنے والے ممکنہ خطرہ کے پیش نظر کوئی نہ کوئی پروفیشنل تعلیم ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ اس کی ضرورت ہی نہ پڑے مگر احتیاط لازم ہے۔

بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں

نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی پر بس نہ کرے بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ خدا کو سادہ نہ سمجھ لے کہ وہ مکرو فریب میں آجائے گا جو شخص سفلہ طبع ہو کر خداتعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور نیکی اور راستبازی کی چادر کے نیچے فریب کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ خداتعالیٰ اسے اور بھی رسوا کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

پاک وطن کے نامور سپوت

ہر سال 6 ستمبر یوم دفاع پاکستان آتا ہے اور پاکستانی قوم اپنے ان بہادر سپوتوں کی جرات اور جواں مردی کی داستانیں رقم کرنے والے فوجی جوانوں اور افسروں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اخبارات میں مضامین لکھے گئے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جنگ ستمبر 65 اور 71ء کے واقعات کو پیش کیا۔ وہاں احمدی فوجی ہیروز جنرل اختر حسین ملک اور جنرل افتخار جنجوعہ کا بھی بار بار ذکر آیا۔ بعض مضمون نگاروں نے ان بہادر سپوتوں کا نام لئے بغیر ان کی جرات بہادری اور حربی صلاحیت کو سراہا اور بعض نے ان بہادری دلیری اور جوانمردی کی لازوال داستانیں رقم کرنے والوں کا نام لے کر ان کے واقعات کو بیان کیا۔ ذیل میں جنرل اختر حسین ملک جنرل افتخار جنجوعہ کے متعلق اخبار جنگ کے مضامین کے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں یہ اعزاز جماعت احمدیہ کے سپوتوں کو ہی حاصل ہوا ہے کہ پاکستان آرمی کا ایک جنرل افتخار جنجوعہ میدان جنگ میں شہید ہوا۔ وہ بھی احمدی تھا اور ایک جنرل زخمی ہوا میجر جنرل ناصر احمد وہ بھی احمدی تھا۔ جماعت احمدیہ کے بہادر سپوتوں نے پاکستان کے دفاع میں اپنی جرات جوانمردی بہادری کی وہ بے مثال داستانیں رقم کی ہیں رن آف کچھ کا میدان جنگ ہو۔ یا کشمیر کا محاذ یا دنیا میں ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی کا میدان جنگ ہو احمدی نوجوان وطن کے دفاع میں سینہ سپر ہو گئے۔ دشمن ان کے مقابلے کی تاب نہ لا کر واپس جانے پر مجبور ہو گئے۔ یہ جذبہ ایمان تھا۔ کہ وطن کی محبت نصف ایمان ہے۔ جب بھی کوئی وطن عزیز کے دفاع کی تاریخ لکھے گا تو احمدی نوجوانوں کے کارناموں کو نظر انداز نہیں کر سکے گا اس سلسلہ میں ذیل میں چند تازہ اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

جنرل اختر حسین ملک

روزنامہ جنگ لاہور کے معروف کالم نگار جناب فضل حق صاحب اپنے کالم گاہے گاہے باز خواں میں بعنوان جنگ ستمبر....... کیا کھویا کیا پایا میں جنگ 1965ء کے نامور ہیرو جنرل اختر حسین ملک کے بارے میں لکھتے ہیں۔

پاک فوج اپنے اصل ہدف (کشمیر) کی طرف سرعت سے کامیاب مورچے سر کر رہی تھی ان کی قیادت جنرل اختر ملک کر رہے تھے یہ جرنیل حربی مہارت میں بھی یکتا تھے وہ اکھنور پل نامی ایک ایسے سٹریٹجک مقام کو چند گھڑیوں میں فتح کرنے والے تھے۔ جس کے بعد بھارتی فوج پیدل دستے وادی میں نہیں پہنچا سکتی تھی۔

اب جنگ شاید دسویں یا گیارہویں دن میں داخل ہو چکی تھی غالباً سپریم کمانڈر نے سیاسی تدبیروں سے جلد از جلد باہمی فائر بندی کی کوششیں بین الاقوامی سطح پر شروع کر دی تھیں۔ سپریم ہیڈ کوارٹرز سے جنرل اختر ملک کو یہ حکم ملا کہ اکھنور پل سے پیچھے رک جائیں۔ انہوں نے حکم عدولی کرنا چاہی۔ اکھنور کا پاکستانی قبضہ میں آجانا۔ فائر بندی کی کوششوں کے لئے مہلک ہو سکتا تھا۔ چنانچہ سپریم کمانڈر نے جنرل اختر ملک سے محاذ کی کمان واپس لے کر جنرل یحییٰ خان کے سپرد کی اور پاکستانی پیش قدمی رک گئی۔

(نوٹ جنرل اختر ملک اس وقت کے وزیر خارجہ کے ذاتی دوست تھے۔ انہیں جنگ کے بعد سیٹو کا سیکرٹری جنرل بنا کر انقرہ بھیج دیا گیا تھا۔ جہاں سے ان کا جنازہ واپس آیا تھا)

(روزنامہ جنگ 15 ستمبر 1994ء ص 3)

ہیرو آف رن کچھ اور فاتح چھمب میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہلال جرات بریگیڈئر (ریٹائرڈ) اعزاز الدین احمد خان جنہیں خود بھی جنگ 1971ء میں فوجی خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا وہ اپنے مضمون ایہہ پُتر ہٹاں تے نئیں وکدے میں پاکستان کے نامور جرنیل جسے دنیا ہیرو آف رن کچھ بھی کہتی ہے فاتح چھمب میجر جنرل افتخار جنجوعہ کی بے مثال بہادری جرأت اور حربی مہارت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"چھمب کا محاذ جب 3 دسمبر 1971ء کو ہندو پاک کی تیسری جنگ چھڑی تو 4 پنجاب رجمنٹ 23 ڈویژن کے تحت چھمب محاذ پر پیش قدمی کے لئے تیار کھڑی تھی حکم ملتے ہی 4 پنجاب نے جنگ بندی لائن عبور کی اور دشمن پر ٹوٹ پڑی۔ دیکھتے ہی دیکھتے 7 دسمبر 1971ء تک 23 ڈویژن نے نہ صرف چھمب پر قبضہ کر لیا بلکہ دریائے توی تک سارا علاقہ بھارتی فوج سے آزاد کرا لیا۔ 4 پنجاب نے اس پیش قدمی میں بڑا نمایاں کردار ادا کیا اور دشمن کی کئی اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا جس سے بھارتی فوجیوں کے پیر اکھڑ گئے۔

کمانڈر 23 ڈویژن میجر جنرل افتخار جنجوعہ بھاگتے ہوئے دشمن کو سانس لینے کا موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ۱۱۱ بریگیڈ کو حکم دیا کہ 9 اور 10 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات کو دریائے توی کے دوسرے کنارے پر ایک برج ہیڈ Bridge Head بنائے۔ یعنی دریائے توی اتنے بڑے علاقہ پر قبضہ کرے جس میں سے گزر کر ہماری ٹینک رجمنٹ دشمن کا پیچھا کر سکے۔

...... حملے کے لئے تیاریاں زوروں پر تھیں کہ 9۔ دسمبر 1971ء کی شام کو اطلاع ملی کہ ڈویژن کمانڈر جنرل افتخار جنجوعہ افسروں اور جوانوں سے ملنے کے لئے آگے آ رہے ہیں۔ سب اپنے نڈر اور دلیر کمانڈر کے منتظر تھے کہ اطلاع آئی کہ وہ نہیں آسکیں گے کیونکہ وہ اپنے رب حقیقی کے پاس چلے گئے ہیں......... اس مرد مجاہد کی آخری خواہش اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ حملہ پلان کے مطابق کیا جائے تاکہ دشمن کو پیر جمانے کا موقعہ نہ مل سکے"

سب آنکھیں اشکبار تھیں لیکن کسی نے حوصلے کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اپنے کمانڈر کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے 4 پنجاب اور 10 بلوچ رجمنٹ (۱۱۱ بریگیڈ) نے وقت مقررہ پر دشمن پر بھرپور حملہ کیا۔ دریائے توی میں اپنے گھوڑے دوڑا دیئے" وہ گھمسان کا رن پڑا الامان الحفیظ۔......... صاف عیاں تھا کہ جنرل افتخار کی شہادت کے بعد لڑائی کا نقشہ ہی بدل گیا تھا۔ ایک دن پہلے جوڑیاں تک کا علاقہ ہمارے قدموں میں تھا اور دوسرے دن بہت دور۔

(روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1994ء ص 3)

6 ستمبر یوم دفاع کے موقعہ پر Stn ٹی وی نے پرائم ٹائم شو جو دفاع پاکستان کے نام سے منسوب تھا۔ میجر ریٹائرڈ راجہ نادر پرویز نے اپریل 1965ء میں رن آف کچھ کی لڑائی کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا۔

بریگیڈئر افتخار جنجوعہ ایک بہادر فوجی تھے وہ جنگ کے دوران اگلے مورچوں میں فوجیوں کے پاس اچانک پہنچ جاتے انہوں نے سٹیل ہیٹ کی بجائے عام پی کیپ پہنی ہوتی تھی وہ اس حد تک بہادر و دلیر کمانڈر تھے۔ جب فوجی اپنے افسر کو اگلے مورچوں میں اپنے پاس پاتے تو ان کے حوصلے اس قدر بڑھ جاتے جس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔

جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب

STN کے 6 ستمبر کے پروگرام میں جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے بارے میں بریگیڈئر (ریٹائرڈ) نصرت جہاں صاحبہ نے جنگ ستمبر کی یادیں دوہراتے ہوئے جنرل محمود الحسن صاحب کے بارے میں بیان کیا کہ

کرنل محمود الحسن صاحب جو بعد میں جنرل ہو گئے تھے ان کی ڈیوٹی بھی ہمارے ساتھ تھی۔ انہوں نے بہت محنت سے زخمی فوجیوں کی مرہم پٹی اور اپریشن کئے۔ تین دن اور تین راتیں ہم مسلسل ڈیوٹی پر رہے۔ اس دوران ہم دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کچھ آرام کر لیتے تھے۔ جب تین دن کے بعد میو ہسپتال سے کچھ ڈاکٹر اور نرسیں آئیں تو ہم کو آرام کا موقع ملا ہم نے کمر کو تختہ ہونے کا سنا تھا اس دن تختہ بنتے محسوس بھی کیا اور ہم دیوار کا سہارا لے کر بیٹھتے تھے کیونکہ کمر اس حد تک اکڑ چکی تھی۔

روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1994 کے دفاع ایڈیشن نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

ہماری تاریخ

9-6-1937

روزنامہ الفضل قادیان
THE DAILY ALFAZL QADIAN

روزنامہ الفضل مورخہ ۹۔ جون ۱۹۳۷ء میں شائع شدہ ایک رپورٹ پیش خدمت ہے۔ عنوان ہے "جماعت احمدیہ نیروبی کی احمدی خواتین اور چندہ تحریک جدید"۔ خبر کا متن ہے:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے سال سوئم کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنے کے لئے جہاں ہندوستان اور بیرون ہند کی اکثر جماعتیں جدوجہد کر رہی ہیں۔ وہاں ہندوستان اور بیرون ہند کی احمدیہ مستورات بھی تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی میں پوری سعی فرما رہی ہیں۔ بلکہ مردوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ چنانچہ نیروبی کی جماعت کے محاسب ڈاکٹر عمر الدین صاحب جو اکثر بڑی بڑی جماعتوں کے کارکنوں سے اول رہنے کی کوشش کرتے ہیں لکھتے ہیں:۔

میں از حد کوشش کر رہا ہوں کہ تحریک جدید سال سوئم کے چندے (حضرت صاحب) کے ارشاد کی تعمیل میں مقررہ وقت سے پہلے پہنچائے جا سکیں۔ چنانچہ میں خدا کے فضل سے سال ۳۶-۳۷ء کے بجٹ کے مطابق صدر انجمن کا چندہ بھجوا چکا ہوں۔ اور اس کا مفصل گوشوارہ بھی حضرت صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ اللہ کا احسان ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ وقت پر پورا ہو گیا۔ اب تو مجھے صرف یہ فکر باقی ہے کہ تحریک جدید کا چندہ بھی جلد از جلد پورا ہو جائے۔

نیروبی کی جماعت کی احمدیہ مستورات کا وعدہ بھی تیسرے سال کا ۱/۲-۵۰۲ شلنگ ہے میں ممنون ہوں ہمشیرہ محترمہ نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ ملک احمد حسین صاحب کا کہ انہوں نے بحیثیت محاسب عام چندہ کے علاوہ تحریک جدید کے چندہ کو کامیاب کرنے کے لئے خاص کوشش کی ہے۔ اور انہوں نے وعدہ کرنے والی ہر ایک بہن سے سو فی صدی چندہ تحریک جدید وصول کر لیا ہے۔ جو بھیجا جا رہا ہے۔ آپ حضرت صاحب کو نیروبی کی ان تمام بہنوں کے نام مع رقم پیش کر کے دعا کی درخواست کریں۔ نیز محترمہ نیاز بیگم صاحبہ کے لئے بھی دعا کی درخواست کریں۔

اس سے آگے بہنوں کے نام دئے گئے ہیں اور ناموں کے بعد فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کہتے ہیں:۔

یہ فہرست اخبار میں شائع کرنے سے غرض یہ ہے کہ بیرون ہند اور ہندوستان کی وہ بہنیں جن کے وعدے ابھی تک سو فی صدی پورے نہیں ہوئے ان کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے میں آخر سال تک انتظار نہیں کرنا چاہئے بلکہ خاص رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنے امام کی اطاعت میں اپنا وعدہ فوری پورا کر دینا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش میں پہیہ جام ہڑتال

بنگلہ دیش میں حزب اختلاف کی اپیل پر گذشتہ روز ملک بھر میں پہیہ جام رہا۔ ہڑتال کے باعث کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ اطلاعات کے مطابق ہڑتال کے باعث تمام دفاتر اور سکول بند رہے اور سڑکوں پر کوئی گاڑی نہ چلی۔

واضح رہے کہ بنگلہ دیش کی اپوزیشن جماعتوں نے وزیراعظم خالدہ ضیاء کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ مستعفی ہو جائیں اور ایک غیر جانبدار نگران حکومت تشکیل دی جائے جو ملک میں از سر نو عام انتخابات کرائے۔ لیکن وزیراعظم نے ڈھاکہ میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن کے الٹی میٹم کو مسترد کر دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ وہ کوئی غیر آئینی اور غیر جمہوری مطالبہ تسلیم نہیں کریں گی۔ شیڈول کے مطابق ملک میں عام انتخابات ۱۹۹۶ء میں ہوں گے۔ تاہم مسز خالدہ ضیاء نے کہا ہے کہ وہ عام انتخابات سے ۳۰ روز قبل استعفیٰ دینے کو تیار ہیں۔ وزیراعظم نے یہ بھی کہا تھا کہ سڑکوں پر تحریک کے ذریعے ان کی حکومت ختم نہیں کی جاسکتی۔

ooo

امریکی مسلمانوں کو قذافی کی ہدایت

لیبیا کے صدر معمر القذافی نے اپنے اقتدار کے ۲۶ سال مکمل کر لئے ہیں اس وقت ان کے ملک پر امریکہ کی طرف سے اقتصادی پابندیاں عائد ہیں جن کی وجہ سے اس ملک کے اقتصادی حالات خاصے خراب ہیں لیکن صدر قذافی پوری ہمت سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور آئے دن امریکہ کے خلاف کوئی نہ کوئی بات کرتے رہتے ہیں۔

اب تازہ اقدام کے طور پر انہوں نے امریکہ میں موجود مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ منظم طریق پر امریکی انتخابات میں حصہ لیں۔ اور جس طرح یہودی تعداد میں تھوڑے ہونے کے باوجود امریکی سیاست میں زبردست اثر رسوخ رکھتے ہیں اسی طرح وہ بھی اسلامی مفادات کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔

لیبیا کے ۲۶ ویں یوم انقلاب کے موقع پر ہونے والی اس تقریب میں سوڈان کے صدر عمر البشیر واحد حکمران تھے جو موجود تھے۔

ooo

سری نگر میں دھماکہ

سری نگر میں ایک شدید کار بم دھماکہ میں ۱۳۔ افراد ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے جن میں سے آٹھ کی حالت نازک ہے۔ ان میں ٦ فوج کے جوان' ۵ سویلین اور دو عورتیں ہیں۔ مجاہدین کی ایک تنظیم حزب المجاہدین نے اس دھماکے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ جس جگہ دھماکہ ہوا وہ سری نگر ہائی سیکیورٹی ریذیڈنسی ایریا ہے جہاں پر فوج اور پولیس کے اعلیٰ افسران کی رہائش ہے۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ دور دور تک مکانوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

چند دن قبل بھارتی پنجاب کے شہر چنڈی گڑھ میں ہونے والے اس دھماکے میں مماثلت بتائی جا رہی ہے۔

ooo

بوسنیا میں نیٹو کی تیاریاں

نیٹو کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سربوں کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بھاری ہتھیار سرائیوو کے اردگرد سے ہٹالے' سرائیوو کے ائیرپورٹ کو کھول دیا جائے اور حفاظتی زونز میں حملے بند کر دیئے جائیں۔ لیکن سربوں نے ابھی تک کوئی مطالبہ نہیں مانا۔ نیٹو کے ذرائع نے بتایا ہے کہ وقت مقررہ گزرنے کے بعد بھی اگر یہ مطالبات نہ مانے گئے تو نیٹو کے اگلے فضائی حملے پہلے سے بھی زیادہ شدید ہوں گے۔

اقوام متحدہ کے افسران نے سوموار کے دن سرائیوو کے ایک زمینی راستے کو زبردستی کھول دیا۔ یہ راستہ عرصہ تین سال سے سربوں نے بند کر رکھا تھا۔ اقوام متحدہ کے اداروں نے یہ راستہ کھولنے سے پہلے سربوں سے کوئی منظوری نہیں لی۔ اس راستے سے ایک امدادی کانوائے کو اندر آنے دیا گیا جو سرائیوو کے شہریوں کے لئے خوراک اور دیگر اشیاء لے کر آیا ہے۔ عرصہ تین سال سے اس راستے سے سرائیوو کے شہریوں کو کوئی امداد نہیں ملی۔ جب اس راستے کو کھولا گیا تو نیٹو کے طیارے فضا میں حفاظتی پروازیں کرتے رہے تاکہ اگر سربوں کی طرف سے کوئی جوابی حملہ ہو تو وہ اس کا جواب دے سکیں۔

ooo

بے انت سنگھ کی ہلاکت میں انسانی بم

بھارتی پنجاب کے وزیراعلیٰ بے انت سنگھ اور ان کے ۱۲ دیگر ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے استعمال ہونے والے بم کے بارے میں پہلے یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بم ریموٹ کنٹرول سے چلایا گیا تھا لیکن اب پولیس کے ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ ایک انسانی بم تھا جس کے ذریعے سے یہ تباہی پھیلائی گئی۔ اس سلسلے میں بے انت سنگھ کی کار کے ڈرائیور درشن سنگھ کی تلاش جاری ہے۔ جائے حادثہ سے ایک ایسی نعش بھی ملی تھی جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس لاش کے ٹکڑے ہو چکے تھے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ نعش درشن سنگھ کی ہو سکتی ہے جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر کے یہ بم چلایا۔

ادھر دلی میں اس بم دھماکے کے بعد سخت ترین حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ سیکرٹریٹ سے کار پارک کو ۱/۲ کلومیٹر دور منتقل کر دیا گیا ہے۔ بہت سے علاقوں کو عام آمدورفت کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

بے انت سنگھ کو ہلاک کرنے کی ذمہ داری لینے والی سکھوں کی انتہاپسند تنظیم ببر خالصہ نے کہا ہے کہ بھارتی پنجاب میں ایسے دھماکے اور بھی کئے جائیں گے۔

ooo

عیدی امین سے واپسی کی درخواست

یوگنڈا کی موجودہ حکومت نے سابق ڈکٹیٹر اور یوگنڈا کے سابق صدر مسٹر عیدی امین سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ وطن واپس آ جائیں۔ یہ پیشکش اس وقت کی گئی ہے جبکہ یوگنڈا کے باغیوں کے سربراہ جو عیدی امین کے سابق وزیر خارجہ مسٹر جمعہ اورس کے وفادار ہیں۔ ان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ سوڈان کی طرف سے سرحد پار کر کے یوگنڈا میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ یہ لوگ عیدی امین کو دوبارہ اقتدار میں لانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ یوگنڈا کی حکومت نے عیدی امین کو سلامتی کا یقین دلایا ہے۔ حکومت نے عیدی امین کی بیگم مادینا سے رابطہ کیا ہے جو شام میں ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ اپنی ۱٦ سالہ جلاوطنی ختم کر دیں۔ وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ انہوں نے مادینا امین سے کہا ہے کہ وہ عیدی امین سے ملنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو وطن واپس آنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر دفاع نے کہا کہ اس پر عیدی امین نے ان سے ٹیلی فون پر بات کی مگر میں نے کہا کہ میں بالمشافہ ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔

تاہم وزیر دفاع نے خبردار کیا کہ عیدی امین کے سیکیورٹی افراد نے جو مظالم کئے ہیں ان لوگوں کے خلاف مقدمے چلائے جاسکتے ہیں۔ مسٹر عیدی نے نو سال تک یوگنڈا پر حکومت کی اور اس دوران ۵ لاکھ افراد کو ان کے سیکیورٹی افراد نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

ooo

چین میں خواتین کی عالمی کانفرنس

چین میں کیمونسٹ نظام قائم ہے جہاں مغربی ملکوں یا دیگر جمہوری ملکوں جیسی آزادیاں نہیں ہیں۔ چین میں جو خواتین کی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس کی شرکاء کو بھی چین کی پولیس کیطرف سے قدم قدم پر رکاوٹوں کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے۔ خطرہ ہے کہ چین کی حکومت کی سختیوں کی وجہ سے کہیں اس کانفرنس کو نقصان نہ پہنچ جائے۔

جنوبی افریقہ کی خواتین کا وفد جب کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچا تو کانفرنس ہال کے دروازے پر خواتین مندوبین کو روک لیا گیا۔ اس میں صدر نیلسن منڈیلا کی بیوی ونی منڈیلا بھی شامل ہیں جن سے صدر کی علیحدگی ہو چکی ہے۔ جب مغربی ملکوں کے کیمرہ مینوں نے اس سین کی تصاویر لینا چاہیں تو چینی سیکیورٹی کے اہلکاروں نے کیمروں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

چین کی خواتین سیکیورٹی اہلکاروں کی چیف کا کہنا ہے کہ سیکیورٹی بہرحال ضروری ہے۔ جبکہ اقوام متحدہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ ہم اپنی سیکیورٹی کے خود ذمہ دار ہیں۔ چینی پولیس کی سختیوں سے تنگ آ کر اقوام متحدہ کے اہلکاروں نے کہا کہ کیا چینی حکومت چاہتی ہے کہ ہم واپس چلے جائیں یا کوئی فساد کھڑا کر دیں۔

چین کی پولیس شرکاء خواتین کی تلاشیاں لے رہی ہے' اور ان کو ہراساں کر رہی ہے۔ جس سے اقوام متحدہ کی خاتون اہلکار سخت پریشان ہیں۔ انہوں نے چینی حکام کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی سرگرمیاں سخت نگرانی اور ہر جگہ پر پولیس کی موجودگی کو ختم نہ کیا تو ہم نمائندگان سے پوچھیں گی کہ وہ کانفرنس جاری رکھنا چاہتی ہیں یا واپس جانا چاہتی ہیں۔

کانفرنس کی منتظمین نے بتایا کہ چین کے سیکیورٹی والوں نے نصف شب کے وقت بعض نمائندگان کے کمروں کی تلاشی لی اور بعض کو ہوٹل سے نکال دیا۔

چینی پولیس والے خاص طور پر انسانی حقوق کی کارکنوں اور تبتی خواتین کے وفد کی سخت نگرانی کر رہے ہیں۔ ایک تبتی نمائندہ خاتون نے جو امریکہ میں جلاوطنی کی زندگی گذار رہی ہیں کہا ہے کہ ہم سے زندگی بھر ایسا سلوک نہیں ہوا کہ ہماری وڈیو فلمیں بنائی جا رہی ہوں' مسلسل نگرانی کی جا رہی ہو۔ یہ ایسی بات ہے جو ہم نے صرف فلموں میں دیکھی ہے۔

منتظمین نے بتایا ہے کہ چینی اہلکاروں نے یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ عالمی خواتین کانفرنس کی نمائندگان کی ضرورت سے زیادہ نگرانی کی جا رہی ہے۔

خواتین کی اس عالمی کانفرنس میں ۲۳ ہزار ۵۰۰ خواتین شرکت کر رہی ہیں جبکہ پانچ ہزار چینی بھی روزانہ کانفرنس میں شریک ہیں۔

> خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجات عطا کرتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ایک ماہ سے جسم میں دردوں اور کمزوری کے باعث بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ ماسٹر عبد السلام صاحب سیکرٹری مال چک چٹھہ سخت علیل ہیں ان کی صحت اور سلامی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امتہ الرشید انور صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

میرا سب سے بڑا بیٹا ڈاکٹر نصیر احمد رانا پچھلے سال 3۔ ستمبر کو نوجوانی میں ہمیں چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔ اس کی یادگار ایک بیٹا شہیر احمد رانا ہے۔ احباب کرام سے عزیز شہیر احمد رانا کو کامل صحت والی لمبی زندگی عطا ہونے اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے جو پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

پاکستان اور دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ جس جس تعلیمی میدان میں (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ وغیرہ میں) تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرماویں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔ وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

گلشن احمد نرسری

○ احباب کرام کو جیسا کہ علم ہے سومنگ پول کے قریب آپ کی خدمت اور سہولت کے لئے گلشن احمد نرسری کا قیام ہے۔ جس میں مختلف قسم کے پھلدار، پھولدار، خوشبودار اور سایہ دار پودے اور درخت ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔ ہر قسم کی بیل دروازوں اور چھتوں پر چڑھانے کے لئے سایہ دار پھلدار سفیدہ، سکھ چین، کنیر، اپیل اپیل، جامن، شہتوت، امرود، انار، آم وغیرہ میسر ہیں گلاب اور مختلف قسم کے موسمی پھولوں کی پنیری و پودے بھی حسب ذوق موجود ہیں۔ اب ربوہ کے مرکز میں محلہ دار البرکات میں بھی اسی نرسری کے زیر نگرانی پودوں کے مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ گلشن احمد نرسری اور اس کی شاخ سے حسب ضرورت پودے بارعایت حاصل کریں اور اس شجر کاری کے موسم میں اپنے گھر اور اپنے ماحول میں زیادہ سے زیادہ شجر کاری کر کے ربوہ کو سرسبز بنانے میں بھرپور حصہ لیں۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

ربوہ میں تازہ سیلاب سے بچاؤ

○ ربوہ: ۷۔ ستمبر۔ ربوہ کے نواح میں محلہ دار الیمن کے شرقی سمت بنا ہوا پرانا حفاظتی بند دریائے چناب کے سیلاب کے تازہ ریلے سے بہہ گیا۔ لیکن دوسری حفاظتی لائن کا بند جو بروقت تعمیر کر لیا گیا تھا مفید ثابت ہوا کیونکہ پانی اب اس دوسرے بندے پر آکر رکا ہوا ہے۔

سیلابی پانی کا تازہ ریلا ۵ و ۶ ستمبر کی درمیانی رات کو آیا۔ پانی کی مقدار ساڑھے چار لاکھ کیوسک تھی۔ صدر صاحب عمومی نے بتایا کہ سیلاب کی متوقع آمد سے پہلے نو تعمیر شدہ بند کو مزید مضبوط کرنے کے لئے ڈائیوو کارپوریشن اور ہائی ویز کے محکمے سے رابطہ کر کے پتھر اور مٹی پھینکنے والے ٹرک اور بل ڈوزر کام پر لگا دیئے گئے جنہوں نے دن رات ایک کر کے سیلاب کی آمد سے پہلے بند کو مضبوط اور اونچا کر دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے رضاکار بھی حفاظتی نکتہ نگاہ سے ۴۰۔۵۰ کی تعداد میں ہر وقت بند پر موجود رہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے صورت حال کنٹرول میں ہے۔

خالی آسامی

○ نصرت جہاں اکیڈمی، ربوہ میں لیب اسسٹنٹ کی آسامی (فزکس) خالی ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں 10۔ ستمبر 1995ء تک دفتر میں جمع کروادیں۔ انٹرویو 12۔ ستمبر 1995ء صبح نو بجے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 9۔ ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	درس حدیث
4-00	بوسنیا ڈیسک۔ حضرت صاحب سے بوسنین احباب کی ملاقات۔ بیت الرشید ہمبرگ۔ جرمنی 31۔ مئی 1995 حصہ اول
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب
6.00	چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ میٹنگ
7-00	نظم
7-05	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جرمنی سے پروگرام
7-40	قصیدہ
7.50	لقاء مع العرب
8.50	کل کے پروگرام

اتوار 10۔ ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	درس حدیث بمعہ انگریزی ترجمہ
4-00	یوروفائل۔ اے لیٹر فرام لندن۔ از امیر صاحب برطانیہ
4-30	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
5-00	خبریں
5-30	چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں۔ از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد
6-00	ملاقات۔ انگریزی دان احباب کے ساتھ
7-00	نظم
7-05	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ پروگرام از جرمنی
7-35	نظم
7-45	قصیدہ
7.50	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

ڈاک کے لفافے کی نئی شرح

مختلف اضلاع سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ڈاک کے لفافہ پر کم شرح سے ٹکٹیں لگائی جاتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جماعتوں کو بیرنگ خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ڈاک کی شرح میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اگر لفافہ اپنا ہو تو لفافہ پر ایک روپیہ پچیس پیسے کی ٹکٹ لگانی چاہئے۔ اگر ڈاک خانہ سے لفافہ حاصل کیا جائے تو اس پر ایک روپیہ پچاس پیسے کا ٹکٹ ہونا چاہئے۔

(ناظر امور عامہ)

بقیہ صفحہ 1

ضرورت ہے۔ ضرورت کا تصور مٹانے کے لئے لفظ قرض استعمال فرمادیا۔ کیونکہ قرض لینا کسی کی عظمت اور اس کی بڑائی کے خلاف نہیں ہے (-) وقتی طور پر ایک ضرورت پیش آسکتی ہے تو یہ تو نہیں کہ خدا کو ضرورت ہے مگر قرض کا مفہوم دے کر یہ بتایا کہ تم کوئی احسان نہیں کر رہے اپنی جماعت پر یا خدا کا تصور براہ راست اگر نہ داخل کریں تو یہ مضمون بنے گا کہ جماعت (-) پر تم کوئی احسان نہیں کر رہے یہ تو ضرور واپس ہوگا جو اصل ہے اور جہاں تک خدا کے کاموں کا تعلق ہے وہ بڑھایا کرتا ہے مگر بڑھاتا ان کے ہے جن کی نیتیں پاک ہوں جو جذبہ محبت سے خرچ کریں اور قربانی کی روح سے خرچ کریں۔ پس ایسے لوگ جو اپنے غریب بھائیوں کو قرضہ دیتے ہیں اور اس نیت سے دیتے ہیں کہ ان کی بھلائی ہو اگر ہمیں کچھ تنگی پڑتی بھی ہے تو کوئی حرج نہیں ان کا جو جذبہ ہے وہ بہت ہی قابل قدر بن جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو بہت ہی قدر دان ہوں اس جذبے سے اگر تم قرض دو گے لالچ کی وجہ سے نہیں کرو گے تو پھر میرا دستور یہ ہے 'یہ نہیں فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں' فرمایا اللہ ایسا کرتا ہے اور کرے گا اور اس شرط کے ساتھ کرے گا (-) تمہارے لئے بڑھائے گا بھی اور اس سے بڑی بات یہ کہ تمہاری بخشش کے سامان کرے گا۔

(از خطبہ 6 جنوری 1995ء)

بقیہ صفحہ 3

وزیر کی ضرورت نہیں ہوئی مگر چونکہ اپنے اس عاجز بندے سے خدا کو بہت پیار تھا اور اس نے نیکی میں ایک شریک مانگا تھا اس لئے خدا نے وہ دعا بھی قبول کر لی اور (-) (اور میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے) والی دعا بھی قبول کر لی۔ شرح صدر بھی عطا فرما دیا اور سارے (کلام الٰہی) میں جہاں بھی فرعون کے ساتھ مکالمے کا ذکر ہے وہاں ہر جگہ آپ صرف حضرت موسیٰؑ کو بات کرتے ہوئے سنیں گے اور کہیں بھی حضرت ہارونؑ کا کوئی ذکر فرعون سے گفتگو کرنے میں موجود نہیں ہے۔

پس داعیان الی اللہ کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے لئے مددگار مانگیں اپنے بھائیوں کو اپنا شریک بنائیں ان روحانی نعمتوں میں ان کو اپنا ساتھی بنائیں جو وہ خدا تعالیٰ سے پاتے ہیں اس میں کنجوسی نہ کریں لیکن دعا یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خود کفیل بنادے اور وہ اس لائق ٹھہریں کہ ان کی باتیں ہر مخاطب غور اور تدبر سے سنے۔ ذکر الٰہی کا اس کے دل پر اثر پڑے' خدا کا خوف کرے اور بات کو سمجھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 273 تا ص 279)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے آئین کی دفعہ 234 کے تحت پنجاب میں گورنر راج نافذ کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کو معزول کر دیا گیا ہے۔ صدر نے گورنر پنجاب راجہ سروپ خان کو ہدایت کی ہے کہ وہ پنجاب کا اقتدار سنبھال لیں۔ اس سے ایک دن قبل پیپلز پارٹی کے تمام وزراء نے استعفیٰ دے دیا۔ جونیجو لیگ کے تین مشیر اور چیئرمین سپورٹس بورڈ بھی مستعفی ہو گئے۔ وزراء کے استعفوں کا اعلان کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے سینئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا کہ ہم جونیجو لیگ کے ساتھ چلیں گے وٹو کے ساتھ نہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ اسمبلی ابھی معطل نہیں کی گئی۔ صدر کا حکم نامہ متوقع ہے۔ کابینہ کی عدم موجودگی میں اسمبلی کو چلانا یا کوئی کام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں جماعتیں اب مل کر ایسے شخص کو آگے لا سکتی ہیں جو سب کو ساتھ لے کر چلے۔

○ پنجاب کے معزول شدہ وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میں صورت حال کا بہادری سے مقابلہ کروں گا۔ ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا اب بھی 42 ارکان اسمبلی میرے ساتھ ہیں۔ کوئی دوسرا حکومت نہیں بنا سکتا۔ 32- ارکان تو اس وقت میرے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کی حکومت کے خاتمے پر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے جگہ جگہ جشن منایا۔ بھنگڑا ڈالا گیا اور فائرنگ ہوتی رہی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا کہ حکومت اب مقابلے پر آگئی ہے۔ اب بات صرف پنجاب پر ختم نہیں ہو گی۔ مسلم لیگ (ج) مرکزی حکومت اور سرحد میں بھی حکومت میں شامل ہے۔ صرف پنجاب کے حوالے سے سیاسی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ صدر کا یہ عمل پی ڈی ایف توڑنے کے مترادف ہے۔ اس عمل سے مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے اتحاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جمہوریت سنگین حالات سے دوچار ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس فیصلے کے بارے میں اعتماد میں نہیں لیا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وٹو کو ہٹانا شوق نہیں مجبوری تھی۔ ان کی وعدہ خلافیاں بہت بڑھ گئی تھیں۔ بار بار مواقع دیئے جانے کے باوجود انہوں نے اپنے طور طریقے درست نہ کئے۔ ہماری خواہش تھی کہ وہ اگلے الیکشن تک ہمارے ساتھ چلیں۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر مشتاق اعوان کو گورنر کا خصوصی مشیر بنا دیا گیا ہے۔

○ بی بی سی نے پنجاب کے بحران پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وٹو کا منطقی جھکاؤ اب مسلم لیگ (ن) کی طرف ہو گا۔ دونوں دھڑوں کے اتحاد کی صورت میں بنیادی سوال یہ ہو گا کہ وزیر اعلیٰ کس گروپ سے لیا جائے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم عدالت میں جائیں گے۔ پیپلز پارٹی کا پنجاب میں حکومت بنانے کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ غیر آئینی اور بلاجواز اقدام ہے۔ انہوں نے کہا مجھ پر جھوٹے کیس بنانے کا منصوبہ ہے۔ کرپشن کے الزامات کو وجہ جواز بنایا گیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کی وزارت اعلیٰ کے لئے 125- ارکان درکار ہوتے ہیں پنجاب اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے 101، مسلم لیگ (ن) کے 96، اور جونیجو لیگ کے 37 ارکان ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد 248 ہے۔ بڑی پارٹیوں کے علاوہ جماعت اسلامی، پی ڈی پی، اور سپاہ صحابہ کے دو، دو اور 5- آزاد ارکان شامل ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے کارکنوں کو کہا ہے کہ معلوم نہیں کیا ہو۔ الیکشن کی تیاری کریں۔ انہوں نے موجودہ صورت حال میں نئے انتخابات کو مسترد نہیں کیا۔

○ جونیجو لیگ کے ارکان کو مسٹر منظور احمد وٹو کے سوا مسلم لیگ (ن) میں قبول کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا بے اصولی کرنے والے وضو کر کے آئیں اور معافی مانگیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں صدر نے فاؤل کھیلا ہے۔ ہم اپنے حریفوں کو کھلا میدان نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لگتا ہے صدر نے آئین سے نہیں بلکہ بے نظیر سے وفاداری کا حلف اٹھایا ہے۔ حکمرانوں کا یہ عمل کلہاڑی بن کر ان کے پاؤں پر گرے گا۔ کوئی ان کا اقتدار نہیں بچا سکے گا۔

○ افغانستان میں کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر ہزاروں افراد نے حملہ کر کے سفارت خانے کی عمارت کو آگ لگا دی۔ خدشہ ہے کہ کئی افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ پاکستانی سفیر قاضی ہمایوں شدید زخمی ہو گئے۔ عملہ کے دیگر افراد نے اقوام متحدہ کے دفتر میں پناہ لی۔ حملہ آور جو کہ سرکاری گاڑیوں میں سوار تھے، پاکستان کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کے اس الزام کے بعد کہ پاکستان طالبان کی مدد کر رہا ہے، مظاہرین نے سفارت خانہ پر حملہ کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد ایران نے افغانستان کے ساتھ اپنی سرحدیں بند کر دی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس 128- ارکان ہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات 6 ماہ میں معمول پر آ جائیں گے۔ صورت حال تیزی سے بہتر ہو رہی ہے۔ بلدیاتی الیکشن بھی کراچی کے حالات معمول پر آ جانے کے بعد ہی کرائے جائیں گے۔ الطاف گروپ کے ہڑتال جیسے حربوں سے غریب کی کوئی خدمت نہیں ہو رہی۔

○ ملک بھر میں 6- ستمبر کو یوم دفاع پاکستان عقیدت واحترام اور جوش وجذبہ سے منایا گیا۔ شہداء کے مزاروں پر فاتحہ خوانی ہوئی۔ لاہور سیالکوٹ اور سرگودھا میں ہلال استقلال لہرایا گیا۔ کراچی اور لاہور میں خصوصی پریڈ اور سلامی ہوئی۔

○ پنجاب کے پیپلز پارٹی کے وزیروں نے مستعفی ہونے کا فیصلہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کے مسلم لیگ (ن) سے خفیہ رابطوں کی تصدیق ہونے کے بعد کیا۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر مشتاق اعوان نے ہنگامی طور پر اسلام آباد پہنچ کر مسٹر آصف علی زرداری کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ جس پر ہاٹ لائن پر چین میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے رابطہ کیا گیا۔ مسٹر وٹو نے بھی ریڈیائی رابطے پر وزیر اعظم سے بات کی اور ان سے معاملات درست کرنے کی استدعا کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وٹو کو معافی دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

○ مسٹر منظور احمد وٹو کی حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ہی پنجاب کی انتظامیہ اور پولیس میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کیا گیا ہے۔ 22، سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری، 11- ایڈیشنل آئی جی اور ڈی آئی جی، اور وزیر اعلی سیکرٹریٹ کے 18- افسران کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کا چیف سیکرٹری بریگیڈیئر ریٹائرڈ اسلم قریشی کو لگا دیا گیا ہے۔ سابق چیف سیکرٹری مسٹر جاوید قریشی کو اسلام آباد میں اسٹیبلشمنٹ میں رپورٹ کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جونیجو لیگ کے 10- ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کو برطرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے رشتہ داروں، دوستوں اور بعض اعلیٰ افسروں کے خلاف کرپشن کے 25 مقدمات قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ راوی اور ستلج میں پانی کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ دریائے چناب نے مزید تباہی پھیلا دی ہے۔ دریائے چناب نے پنڈی بھٹیاں اور جلالپور بھٹیاں میں تیسری بار تباہی مچا دی، جھنگ سرگودھا روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی ہے۔ بدوملہی کے متاثرہ دیہات سے فوجی جوان لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا رہے ہیں۔

○ سرحد کے شہر کے منگورہ کے قریب بونیر

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون ۶۴۳

نصرت جہاں اکیڈمی میں
سپوکن انگلش کلاس (برائے طالبات)
سابقہ شاندار روایات کیساتھ
انٹرویو
9.9.95 بوقت 5½ بجے سہ پہر
پروفیسر راجہ نصر اللہ خاں فون 212421

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کے لئے
قیمت 9000/- ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- مال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

حبوب مفید اطہرا ۲۵/-، ۷۵/
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
تریاقِ معدہ ۱۵/-، ۲۵/
روشن کاجل ۶/-
سُرمہ جواہر ۱۰/-
ناصر دواخانہ ربوہ فون 04524-21434